بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱
رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵۷
اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل قادیان

خطبہ نمبر ۲

یوم شنبہ

جلد ۳۲ | ۵ ماہ تبلیغ ۱۳۲۳ ہش | ۹ صفر ۱۳۶۳ ھ | ۵ فروری ۱۹۴۴ء | نمبر ۳۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۳ ماہ تبلیغ - نو بجے شب کی اطلاع مظہر ہے، کہ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت اچھی ہے - الحمد للہ

سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کے متعلق لاہور سے ۹ بجے رات کو یہ اطلاع ملی ہے۔ کہ گزشتہ رات نیند نہیں آئی - اور بے چینی رہی صبح درجہ حرارت ایک سو سے اوپر تھا۔ ۱۰ بجے کے قریب ۴ر ۹۹ اور پچھلے پہر ۴ر ۹۸ ہو گیا۔ نیند کیلئے ٹیکہ لگایا گیا ہے۔ گھبراہٹ اور بے چینی زیادہ ہے۔ عام حالت کوئی زیادہ تشویشناک نہیں۔ احباب جماعت خاص طور پر سیدہ موصوفہ کی صحت و عافیت کیلئے دعا فرمائیں۔

آج ہائی سکول کے اساتذہ اور طلبا کا جلسہ ہوا جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں مصلح موعود کے اعلان پر ہدیہ تبریک پیش کرنے کی عرضداشت پاس کی گئی۔

خطبہ جمعہ

خُدا کے لئے اپنے جذبات کی قربانی کرنا جسم اور آرام کی قربانی کرنے سے کم نہیں

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۴ ماہ فتح ۱۳۲۲ ہش مطابق ۲۴ دسمبر ۱۹۴۳ء

(مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

ایک طرف میری آواز آج دُور نہیں نہیں جا سکتی - اور دوسرے مجھے ابھی معلوم ہُوا ہے۔ کہ لاؤڈ سپیکر بھی خراب ہو گیا ہے۔ جس کی وجہ سے اس سے فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا۔ دوستوں کو معلوم ہے۔ کہ میں نے چند دن ہوئے

اخبار میں اعلان

کرایا۔ کہ اس دفعہ سوائے ایسے لوگوں کے جن کو اللہ تعالےٰ نے اس قسم کی مقدرت بخشی ہو۔ کہ وہ سفر کے لئے سہولت کے سامان مہیا کر سکتے ہوں۔ یا سوائے ایسے دُور کے علاقوں کے رہنے والے لوگوں کے جن کو قادیان آنے کا بہت کم موقعہ ملتا ہے۔ باقی لوگوں میں سے کمزور۔ ضعیف۔ بچے اور عورتیں جہاں تک ہو سکے۔ اس سال

جلسہ سالانہ پر آنے کی کوشش

نہ کریں۔ کیونکہ بیماریاں تمام دنیا میں اور ہندوستان میں بھی پھیل رہی ہیں۔ اور موسم بھی سخت خراب ہے۔ اللہ تعالےٰ کی کسی حکمت کے ماتحت اس سال بارش بہت پیچھے ہو گئی ہے۔ اور

پنجاب میں قحط کے آثار

ظاہر ہو رہے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں۔ بنگال کے قحط زدگان کی امداد میں پنجاب نے بہت کم حصہ لیا ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ یہ بات کہاں تک درست ہے۔ جہاں تک غلہ کی فروخت کا سوال ہے۔ گورنمنٹ ہند کہتی ہے۔ کہ پنجاب گورنمنٹ نے اُس میں کافی حصہ لیا ہے۔ مگر بہرحال دنیا میں پنجاب پر یہ الزام لگایا جا رہا ہے۔ ممکن ہے۔ اس میں کوئی صداقت ہو۔ اور اللہ تعالیٰ پنجابیوں کو بتانا چاہتا ہو۔ کہ قحط کی تکلیف کیسی سخت ہوتی ہے۔ اور یہ کہ جو

ہمسائیوں پر رحم

نہیں کرتا۔ اس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا۔ بہرحال بارش نہ ہونے کی وجہ سے گرد و غبار اس کثرت سے اُڑ رہا ہے۔ کہ اکثر لوگوں کو نزلہ کھانسی اور اس قسم کی اور بیماریاں شدت سے لاحق ہو رہی ہیں۔ پھر اس دفعہ ریلوں کے متعلق بھی بہت دقت ہے اور سفر کی سہولتیں لوگوں کو میسر نہیں آ سکتیں۔ ان حالات میں مَیں نے یہ اعلان کرنا مناسب سمجھا۔ کہ جماعت کے دوست اس دفعہ اپنے نفسوں پر جبر کرتے ہوئے زیادہ تر کوشش یہ کریں۔ کہ

عورتیں اور بچے اور کمزور مرد

جلسہ سالانہ پر نہ آئیں۔ سوائے اُن کے جنہیں اللہ تعالےٰ کے فضل سے خاص سہولتیں میسر ہوں۔

میں جانتا ہوں۔ کہ طبائع پر اس قسم کے اعلان کا بُرا اثر پڑتا ہے۔ یعنی وہ دکھ اور تکلیف محسوس کرتی ہیں۔ کیونکہ جہاں

عشق اور محبت

ہو۔ وہاں لوگ موت کی تکلیف بھی پسند کر لیتے ہیں۔ مگر پیچھے رہنے کو پسند نہیں کرتے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ایک دفعہ بہت ہجوم تھا۔ اور لوگ مصافحہ کرنے کیلئے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کر رہے تھے۔ اُسوقت کسی دوست نے اپنے کسی عزیز سے پوچھا کہ کیا تم نے مصافحہ کر لیا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ ہجوم بہت ہے۔ وہ کہنے لگا۔ یہ دن پھر تمہیں کہاں نصیب ہونگے۔ جاؤ اور اگر تمہارے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔ تب بھی ایک دفعہ مصافحہ ضرور کر لو۔ تو جہاں محبت ہوتی ہے۔ وہاں لوگ اس قسم کی چیزوں کی پروا نہیں کیا کرتے۔ اور درحقیقت

محبت کا پتہ

ہی ایسی قربانیوں اور ایثار سے لگتا ہے مگر جہاں محبت کرنیوالے کا یہ فرض ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنی محبت کا اظہار کرے۔ بلکہ اس نے کیا اظہار کرنا ہے۔ محبت آپ اپنے وجود کو ظاہر کیا کرتی ہے۔ انسانی ارادے کا کوئی سوال ہی نہیں ہوتا۔ وہاں وہ لوگ جن کو خدا تعالےٰ نے

ذمہ واری کے کام پر

مقرر کیا ہُوا ہوتا ہے۔ اُن کا بھی فرض ہوتا ہے۔ کہ ایسے دین کے شیدائیوں اور اُس پر قربان ہونیوالوں کی جانوں کی سوائے اس صورت کے کہ مذہب جانوں کو قربان کرنے کا مطالبہ کرے۔ زیادہ سے زیادہ حفاظت کریں۔ پس جہاں مخلصین کے دلوں میں اس خواہش کا پیدا ہونا ایک طبعی امر ہے۔ کہ خواہ انہیں کس قدر قربانی کرنی پڑے۔ انہیں اس مقدس تقریب پر حاضر ہونا چاہیئے۔ وہاں ہمارا بھی فرض ہے۔ کہ جہاں ہم دیکھیں۔ کہ اس قسم کی قربانی کا اسلام کافی طور پر مطالبہ نہیں کرتا۔ وہاں ہر

مومن کی جان بچانیکی کوشش

کریں۔ ابھی میں لاہور میں ہی تھا۔ کہ وہاں مجھے معلوم ہُوا۔ کہ گورنمنٹ اپنی مجبوری کی وجہ سے اس دفعہ

سپیشل ٹرینوں کا انتظام

نہیں کر سکی۔ اور میں نے خاص طور پر دوستوں کو ہدایت کی۔ کہ وہ اخبار میں نمایاں طور پر اس کی اشاعت کرتے رہیں۔

ایڈیٹر:- غلام نبی

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

تحریک جدید کے چندے سے اسلام اور احمدیت کی تبلیغ قیامت تک ہوتی رہے گی۔ مگر اس جہاد کے دورِ اول کے آخری سال دہم میں شامل ہونے کی آخری تاریخ ۷ فروری ۱۹۴۴ء ہے۔ اس کے بعد کے وعدے قبول نہیں کئے جائیں گے ؛ (فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

آتی ہے۔ بہرحال گورنمنٹ کا فعل کسی شکایت کا موجب نہیں۔ جہاں تک ہماری جماعت کے لئے حکام انتظام کر سکتے تھے وہ انہوں نے کیا۔ اور ہم ہر صورت میں ان کے ممنون ہی ہیں ؛

اب میں خطبہ کو ختم کرتے ہوئے دوستوں سے یہ خواہش کرتا ہوں۔ کہ وہ عورتیں بچے اور ضعیف مرد جو میری ہدائت کے ماتحت پیچھے رہے ہیں۔ دوستوں کو چاہیئے۔ کہ تمام جلسہ بھر ان کے لئے

دعائیں

کرتے رہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کے جذبات کی اس قربانی کو قبول فرمائے۔ اور اس ثواب میں انہیں شریک کرے۔ جو اس جلسہ میں شامل ہونے کی وجہ سے ہمارے لئے مقدر کیا گیا ہے۔ کیونکہ ہر شخص جو خدا تعالےٰ کی رضا کے لئے اپنے جذبات کی قربانی کرتا ہے۔ وہ اس سے کم نہیں۔ جو اپنے جسم اور آرام کی قربانی اس کے لئے کرتا ہے ؛

پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق الٰہی بشارات

انبیاء علیہم السلام کے متعلق اللہ تعالےٰ کی یہ سنت اور عادت ہے۔ کہ جب انہیں کسی عظیم الشان بشارت اور پُرعظمت پیشگوئی سے سرفراز کرنا ہوتا ہے۔ تو اس بشارت کے ظاہر کرنے سے پیشتر بسا اوقات انہیں ایک خاص عبادت اور مجاہدہ کی تحریک ہوتی ہے۔ جس کے بعد ان پر اللہ تعالےٰ اپنی بشارت منکشف کرتا ہے۔ اسی سنت الٰہیہ کے ماتحت حضرت موسےٰ علیہ السلام کوہ طور پر ۴۰ دن ذکر الٰہی میں مشغول رہے۔ اور سرور انبیاء رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم منصب نبوت پر فائز ہونے سے پیشتر غار حرا میں اللہ تعالےٰ کی عبادت میں مصروف رہے۔ اس مقام تنہائی میں اللہ تعالےٰ کی عظمت اور جبروت کا خیال کرتے ہوئے اس کے حضور سجدہ ریز ہوتے۔ اسی مقام پر اللہ تعالےٰ کے فضلوں کی بارش کا نزول آپ پر شروع ہوا۔ اور حضرت جبرائیل اللہ تعالےٰ کی طرف سے پیغام لے کر آپ پر وحی لاتے۔ بعینہٖ اسی طرح ۱۸۸۶ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی اس قسم کی غیبی تحریک ہوئی۔ اور آپ قادیان سے ہوشیارپور تشریف لے گئے۔ جہاں ایک الگ مقام پر اللہ تعالےٰ کی عبادت میں مصروف ہوئے چالیس دن تک ذکر و فکر کا یہ سلسلہ جاری رہا۔ اس عرصہ میں آپ دنیوی امور سے بالکل کنارہ کش تھے۔ اور ذکر الٰہی کے سوا اور کوئی بات آپ کے پیش نظر نہ تھی۔ صبح و شام اللہ تعالےٰ کا ذکر تھا۔ اور رات اور دن اسی کے حضور دعائیں جاری تھیں۔ آخر چالیس دن کے بعد اللہ تعالےٰ کی طرف سے ایک عظیم الشان بشارت آپ کو عطا کی گئی۔ اور وہ یہ تھی۔

"میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا۔ اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایہ قبولیت جگہ دی۔ . . . . اس کے ساتھ فضل ہے۔ جو اس کے آنے کے ساتھ آئیگا وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا وہ دنیا میں آئے گا۔ اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے۔ کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے اپنے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین اور فہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم۔ اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول و الآخر مظہر الحق و العلاء کان اللہ نزل من السماء اس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے۔ اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وکان امرًا مقضیا۔" (اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

مصلح موعود کی اس پیشگوئی کے بعد اللہ تعالےٰ کی طرف سے بشارات کے ذریعہ یہ امر بھی ظاہر کیا گیا۔ کہ جس عظیم المرتبت لڑکے کے متعلق یہ بشارت دی گئی ہے۔ وہ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی اولاد میں سے ہوگا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

(۱) خدا تعالےٰ کا وعدہ تھا۔ کہ میری نسل میں سے ایک بڑی بنیاد حمایت اسلام کی ڈالے گا۔ اور اس میں سے وہ شخص پیدا کرے گا۔ جو آسمانی روح اپنے اندر رکھتا ہوگا۔ اس لئے اس نے پسند کیا۔ کہ اس خاندان کی لڑکی میرے نکاح میں لاوے۔ اور اس سے وہ اولاد پیدا کرے۔ جو ان نوروں کو جن کی میرے ہاتھ سے تخمریزی ہوئی ہے۔ دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلاوے۔ اور یہ عجیب اتفاق ہے کہ جس طرح سادات کی دادی کا نام شہربانو تھا۔ اسی طرح میری یہ بیوی جو آئندہ خاندان کی ماں ہوگی۔ اس کا نام نصرت جہاں بیگم ہے۔ یہ تفاؤل کے طور پر اس بات کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا نے تمام جہان کی مدد کے لئے میرے آئندہ خاندان کی بنیاد ڈالی ہے" ؛

(تریاق القلوب صفحہ ۶۴، ۶۵)

(۲) اسی طرح ایک دوسری جگہ پر اشکر نعمتی رأیت خدیجتی کے الہام کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

"میرا شکر کر کہ تُو نے میری خدیجہ کو پایا یہ ایک بشارت کئی سال پہلے اس نکاح کی طرف تھی۔ جو سادات کے گھر میں دہلی میں ہوا جس سے بفضل تعالےٰ چار لڑکے پیدا ہوئے۔ اور خدیجہ اس لئے میری بیوی کا نام رکھا۔ کہ وہ ایک مبارک نسل کی ماں ہے" ؛

(نزول المسیح صفحہ ۱۴۹)

ان حوالہ جات سے ظاہر ہے کہ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی اولاد سے ہی مصلح موعود کا ہونا ضروری تھا۔ سو اللہ تعالےٰ کا ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ اس نے اپنی اس عظیم الشان بشارت کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے مبارک وجود کے ذریعہ پورا کیا۔ اور اگرچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فرمودہ علامات اور تحریرات سے جماعت احمدیہ کو پہلے سے یہ یقین تھا۔ کہ اس پیشگوئی کے ۲۲

بقیہ کالم ۲

۲۲ مصداق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ہی ہیں۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے ہم پر یہ مزید فضل اور احسان کیا ہے کہ آپ نے رویاء اور الہام سے اس امر کو حق الیقین کے رنگ میں ظاہر فرما دیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ فرمان نہائت آب و تاب سے پورا ہوا کہ "مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا ہے۔ نیز دوسرا نام اس کا محمود اور تیسرا نام اس کا بشیر ثانی بھی ہے۔ اور ایک الہام میں اس کا نام فضل عمر ظاہر کیا گیا ہے" فالحمد للہ علیٰ ذالک

خاکسار۔ ملک محمد عبد اللہ مولوی فاضل قادیان

مگر میں دیکھتا ہوں اس کی پوری اشاعت نہیں ہوئی۔ میں نے ایک افسر سے اس کا ذکر کیا۔ تو اس نے کہا اس محبت کی وجہ سے جو لوگوں کو سلسلہ سے ہے۔ وہ خود بخود

اخلاص اور شوق

سے آتے ہیں۔ میں نے اسے جواب دیا کہ جماعت کی زندگی کی یہی علامت ہے کہ دینی مواقع پر حاضر ہونے کے لئے وہ ہر ممکن قربانی کرے۔ اور اسے اس راہ میں جتنی بھی تکلیف پہنچے اسے برداشت کرے۔ جب تک یہ مادہ جماعت میں نہیں پایا جاتا۔ جب تک یہ مادہ جماعت میں قائم نہیں رہتا۔ اس وقت تک جماعت صحیح معنوں میں جماعت نہیں کہلا سکتی۔ مگر جس طرح یہ ضروری ہے کہ جماعت کے تمام افراد میں قربانی اور اخلاص کا مادہ پایا جائے۔ اسی طرح ہم لوگوں پر بھی یہ فرض عائد ہوتا ہے۔ جن کو خدا تعالیٰ نے

جماعت کی خدمت

کے لئے مامور کیا ہے۔ کہ ہم بھی یہ دیکھیں کہ کسی مومن کی جان بے فائدہ اور بے غرض ضائع نہ ہو۔ پس ذمہ داری صرف ایک حصہ پر نہیں بلکہ دوسرے حصہ پر بھی ہے۔ ایک حصہ پر یہ ذمہ داری ہے۔ کہ وہ

ایک عاشق جانباز

کی طرح اپنی جان قربان کرنے کے لئے ہر وقت آگے بڑھے۔ اور دوسرے کا یہ فرض ہے کہ وہ عقل اور فہم سے کام لیتے ہوئے عشق کو ایسے رنگ میں ظاہر نہ ہونے دے۔ کہ اس میں اسلام کا تو کوئی فائدہ نہ ہو۔ اور

مومنوں کی جانیں

ضائع ہو جائیں۔ پس گو یہ بات احباب پر گراں گزری ہوگی۔ مگر میں سمجھتا ہوں۔ جن کے دلوں میں اخلاص اور محبت ہے۔ اور جنہوں نے میرے اس حکم کی تعمیل کر کے تکلیف اٹھائی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو ثواب کے زیادہ موقعے بہم پہنچا کر ان کی اس کمی کو پورا کر دے گا۔ اور ان کا میرے حکم کے ماتحت قادیان نہ آنا بھی

زیادتی ایمان اور زیادتی اخلاص

کا موجب ہوگا۔ کیونکہ وہ اس لئے نہیں رکے کہ ان کا دل قادیان آنے کو نہیں چاہتا تھا۔ بلکہ وہ اس لئے رکے کہ ان کے امام کی طرف سے جماعت احمدیہ کے افراد کی جانوں کی حفاظت

کے لئے ایسا حکم دیا گیا تھا۔ میں سمجھتا ہوں یہی ایک

حقیقی تعلق

ہے۔ جو اللہ اور اس کے بندوں کے درمیان ہوتا ہے۔ اور یہی ایک ذریعہ ہے۔ جو انسانوں کے دلوں کو اطمینان اور یقین سے پُر رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جہاں ایک طرف مومنوں کو عاشقانہ قربانیوں کی طرف بلاتا ہے۔ وہاں ایسی حالت پر بھی وہ ان کو قائم کرنا چاہتا ہے۔ جہاں وہی قوم

خدا کی قوم

کہلاتی ہے۔ اور وہی قوم ایسی ہوتی ہے۔ جس کے سامنے دنیا کی کوئی طاقت نہیں ٹھہر سکتی۔ وہ حلم اور انکسار میں کمزور ترین وجود نظر آتے ہیں۔ اور دنیا ان کو دیکھ کر خیال کرتی ہے۔ کہ ان کے پاؤں تلے چیونٹی بھی نہیں آتی۔ ان کے ہاتھ سے ایک مکھی بھی گزند نہیں پاتی۔ مگر جب خدا کی آواز اس قوم کے کانوں میں پڑتی ہے۔ وہ بھوکے شیر کی طرح دھاڑتی

خطبہ جمعہ میں شائع شدہ نقشہ کی تشریح

یکم فروری کے پرچہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا جو خطبہ چھپا ہے۔ اس میں صفحہ ۲ پر مختلف راستوں کو سمجھانے کے لئے ایک نقشہ دیا گیا ہے۔ مگر جہاں سے وہ راستے نکلتے ہیں۔ وہاں وسیع میدان نہیں دکھایا گیا۔ جو دامن کوہ میں واقعہ ہے۔ اس کی وضاحت کے لئے ذیل میں دوبارہ نقشہ دیا جاتا ہے۔

اطاعت اور فرمانبرداری کا جذبہ

ان کے سارے جذبات پر غالب آ جائے۔ وہ قوم جس میں یہ مادہ پایا جاتا ہے۔ کہ وہ دین کے لئے اپنی جانیں قربان کرنے سے دریغ نہیں کرتی۔ نہ اس کے مرد نہ اس کی عورتیں۔ نہ اس کے بوڑھے نہ اس کے بچے۔ نہ اس کے امیر نہ اس کے غریب۔ اور پھر ساتھ ہی اس قوم میں یہ مادہ پایا جاتا ہے۔ کہ وہ ایک آواز پر اٹھتی ہے۔ ایک آواز پر بیٹھتی ہے۔ ایک آواز پر بڑھتی ہے۔ اور ایک آواز پر رکتی ہے۔

ہوئی دشمن پر لپکتی ہے۔ اور جب تک خدا کے حکموں کو پورا نہیں کر لیتی۔ اس کی حرکت میں سکون پیدا نہیں ہوتا۔ اس کا دل اطمینان نہیں پاتا۔ پس میں سمجھتا ہوں۔ یہ قربانی جو دوستوں کو اس سال کرنی پڑی ہے۔ یہ بھی ان کے

ایمان کا ایک نمونہ

اور ثبوت ہوگی۔ اور گو ہمارے قادیان کے بعض دوستوں پر یہ بات گراں گزر رہی ہے اور اس لئے میرے احکام کی اشاعت میں انہوں نے پورا حصہ

نہیں لیا۔ مگر بہر حال اس قسم کا حکم دینا میرے لئے ضروری تھا۔ وہ سمجھتے ہیں۔ اگر جلسہ پر تھوڑے آدمی آئے۔ تو لوگ کیا کہیں گے حالانکہ جو نادان اور اندھے ہیں۔ ان کے کچھ کہنے یا نہ کہنے کا کوئی مطلب ہی نہیں ہو سکتا۔ اور نہ وہ کوئی ایسی حیثیت رکھتے ہیں۔ کہ ان کی بات کی طرف توجہ کی جائے مگر جن کی آنکھیں ہیں۔ اور جنہیں خدا تعالیٰ نے سمجھنے والا دل دیا ہے۔ وہ کہیں گے دیکھو اس قوم کو کہ جب اسے حکم دیا جاتا ہے۔ بڑھو تو یہ بڑھتی ہے۔ اور جب اسے حکم دیا جاتا ہے۔ کہ ٹھہرو تو یہ ٹھہرتی ہے پس یہ چیز ان کے ایمانوں کو بڑھانے کا موجب ہوگی۔ بجائے اس کے کہ ان کے دل میں کوئی اعتراض پیدا ہو۔

باقی مجھ سے بعض دوستوں نے

دُور سے آنے والوں کے متعلق

پوچھا۔ کہ کیا ہم تار دے کر ان کو روک دیں۔ میں نے انہیں کہا کہ نہیں دُور سے آنے والے پہلے ہی مستثنیٰ ہیں۔ اس لئے جن کو توفیق ہو۔ اور جنہیں سفر کی سہولتیں میسر ہوں وہ اس موقعہ پر آ سکتے ہیں۔ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ کہ ان کے پاس کافی روپیہ ہوتا ہے۔ اور اس وجہ سے انہیں سفر میں بھی اتنا آرام رہتا ہے۔ جتنا عام لوگوں کو حضر میں بھی میسر نہیں آتا۔ ایسا شخص اگر آتا ہے۔ تو وہ اس قسم کی تکلیف نہیں اٹھاتا جو اس کی صحت اور اس کی جان کے لئے خطرہ کا موجب ہو۔ اگر واقعہ میں ایسے لوگوں کے دلوں میں اخلاص ہوگا تو خدا تعالیٰ ان کو یہاں آنے کی توفیق دے دے گا۔ اور وہ اس جلسہ میں شمولیت سے محروم نہیں رہیں گے۔ میری ہدایت صرف ایسے لوگوں کے لئے ہے۔ جو کمزور ضعیف اور ناطاقت ہیں۔ اور جن کے لئے

سفر کرنا ناقابل برداشت

ہو جاتا ہے۔ خصوصاً ایسے حالات میں جیسے آجکل پیدا ہیں۔ دوستوں کو معلوم ہے۔ کہ قادیان آنے کے لئے صرف دو ٹرینیں مقرر ہیں۔ اور ان کے اوقات بھی اس قسم کے ہیں جو آرام دہ نہیں۔ ایک گاڑی تو دوپہر کو آ جاتی ہے۔ مگر دوسری گاڑی رات کے گیارہ بجے بلکہ بعض دفعہ ایک اور دو بجے

اِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ

۳۰ جنوری ۴۴ء کا "الفضل" جو ہمارے لئے اعلیٰ ترین خوشخبری کا حامل تھا پڑھ کر خوشی کی کوئی حد نہ رہی۔ میں تو عرصہ ہوا۔ کہ یقینی ایمان کی بناء پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے اسم گرامی کے ساتھ ہمیشہ مصلح موعود لکھتا ہوں۔ لیکن اب جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اللہ تعالےٰ سے خبر پا کر ۲۸ر جنوری کو خطبہ جمعہ میں اعلان فرما دیا ہے۔ اس خوشی کی تقریب پر اللہ تعالےٰ کی بارگاہ میں جتنا بھی شکر کیا جائے تھوڑا ہے۔ چنانچہ میں نے علاوہ سجدات شکر کے آج شام کو غربا کو کھانا کھلانے کا انتظام کیا۔ بہرحال جیسا کہ میں نے عنوان میں آیت شریفہ لکھی ہے۔ اس کے مطابق زیادہ سے زیادہ سجدات شکر بجا لانے ضروری ہیں۔ جو مزید آسمانی نعمتوں کے نزول کے جاذب ہو سکیں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منجملہ دیگر نشانات کے اس عظیم الشان پیشگوئی کو اللہ تعالےٰ نے پورا فرمایا ہے۔ لہٰذا اس مبارک تقریب میں تمام احباب جماعت سلسلہ عالیہ کی خدمت میں دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ نیز اپنے آپ کو اور احباب کرام کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ جس طرح اس جلیل القدر منصب روحانی کے الفاظ میں مصلح کے لفظ کا تقاضا ہے۔ اور جو ازلی طور پر پیدا ہونے کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ اس کی نسبت سے منسوب ہونے کا خیال ہم کو زیادہ سے زیادہ بیدار کرے۔ اور ہم اپنے نفس کی اصلاح اور تنظیم جماعت کے کام کے علاوہ تمام دنیا کو آسمانی پیغام پہنچا کر ان کی اصلاح کا موجب بن سکیں۔ اور ہم میں سے ہر متنفس مندرجہ ذیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاک خواہش کا مصداق بننے کی اس نقطہ کو ذہن نشین کر کے کہ یہ آخری موقعہ ہم کو عطا کیا گیا ہے۔ جان توڑ کوشش کرے۔

حضور فرماتے ہیں:۔

"میری یہ آرزو ہے۔ کہ ہماری جماعت ویسی ہی ہو۔ کہ خواہ جوان ہوں یا بڈھے اپنے اندر ایسی تبدیلی پیدا کریں۔ کہ گویا وہ ایک نئی دنیا کے انسان ہیں۔ پس ہر ایک تم میں سے نیا انسان بننے کی کوشش کرے۔"

پس ان حالات میں ہم پر لازم ہے کہ ہم اس قدر تگ و دو میں رات دن مصروف ہو جائیں۔ کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاک خواہش کو پورا کرنے کے اہل ہو سکیں۔ اور ہم ہر رنگ میں نئی دنیا کے نئے آدمی ثابت ہوں جس سے ہم کو اللہ تعالےٰ کی روحانی فوج میں داخل ہونے کا امتیاز حاصل ہو جائے اور ہماری ہستیوں میں ایسا حقیقی انقلاب پیدا ہو جس سے دنیا پر یہ ظاہر ہو جائے کہ ہم مصلح موعود کے ساتھ وابستہ ہونے کو حقیقی معنوں میں پورا کرنے والے ہیں۔

اے خدا! تو سرور کائنات حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ تعلق کے واسطے ہم کو استقلال اور ہمت بخش۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت جو آخرین منھم کی مصداق ہے۔ ان بلند اور دشوار گذار ترقی کی گھاٹیوں پر چڑھ سکے۔ جن پر چڑھنا اس کے لئے مقدر ہو چکا ہے اور ہمارے قلوب میں اللہ تعالےٰ کی کامل محبت جاگزیں ہو۔ جس میں تمام کامیابیوں کا راز مضمر ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ؎

تلخ ہوتا ہے ثمر جب تک کہ ہو وہ ناتمام
اس طرح ایماں بھی ہی جبتک نہ ہو کامل پیار
گویا ایمان باللہ کے ثمرات بجز کامل محبت کے پیدا نہیں ہو سکتے۔

خاکسار:۔ عبد المجید خاں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ریٹائرڈ کیوڈ تھلہ

خریداراضی کے متعلق ضروری اعلان

احباب کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے جیسا کہ اخبار الفضل میں قبل ازیں دو دفعہ خریداران اراضی از ان شیخ غلام حسین صاحب محلہ دارالعلوم کے متعلق کیا جا چکا ہے کہ وہ اپنی اپنی رسیدیں نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔ اسی ضمن میں یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے۔ مندرجہ ذیل خسرہ جات اراضی کی خرید و فروخت کے متعلق شیخ غلام حسین صاحب کے ساتھ کسی قسم کا معاملہ نہ کریں۔ کیونکہ انہیں خسرہ جات کو وہ قبل ازیں فروخت کر چکے ہیں۔ اور اس بارہ میں نظارت امور عامہ کے پاس شکایات کی جا چکی ہیں۔ جو زیر تحقیق ہیں۔ جو دوست بھی ان نمبرات خسرہ کو خریدیں گے۔ ان کے لئے پیچیدگی اور مشکلات پیدا ہونے کا احتمال ہے۔ وہ نمبرات خسرہ ذیل ہیں۔ اور یہ موضع رجادہ کی ذیل میں واقع ہیں۔

۱۰۷۶/۵۷ و ۵۶۴/۱۰ و ۵۶۱/۱ و ۵۵۵/۲ و ۵۸۱/۱۰

ناظر امور عامہ

سال دہم میں اضافہ نمایاں اور غیر معمولی ہونا چاہیئے

تحریک جدید کے جہاد میں حصہ لینے والے اُن احباب کو جو سال دہم کے وعدے ابھی تک حضور کے پیش نہیں کر سکے۔ معلوم رہنا چاہیئے۔ کہ سال دہم تحریک جدید کے دور اول کا آخری سال ہے۔ اس میں یہ مطالبہ نہیں ہے۔ کہ معمولی سا اضافہ کر کے کہدیا جائے۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے منشاء مبارک کو پورا کر دیا ہے۔ بلکہ مطالبہ یہ ہے کہ ایسی نمایاں اور غیر معمولی قربانی ہو جس کی نظیر آپ کے گذشتہ نو سالوں میں نہ مل سکے۔ اس کی بہترین اور اعلیٰ مثال حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا عطیہ جو سال نہم کے ۲۸۰۴ روپیہ کے مقابلہ میں دس ہزار روپیہ ہے۔ اور سال نہم سے ساڑھے تین گنا زیادتی سے ہے۔ آپ کو بھی اسی کی تقلید میں اپنے سال نہم پر اضافہ کرنا ہے۔ مگر بھول نہ جائیں۔ کہ سال دہم کے وعدے مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ ۷ر فروری ہے اس کے بعد کے وعدے قبول نہیں کئے جائیں گے۔ پس آپ اپنا وعدہ اس تاریخ سے پہلے پہلے پیش کر دیں۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

نئے دَور کا ابتدائی خطبہ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا وہ خطبہ جس میں حضور نے اعلام الٰہی کے ماتحت اپنے تئیں پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق ہونے کا اعلان فرمایا ہے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تاریخ میں بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ یہ خطبہ جمعہ خدا بہتر جانتا ہے کہ آئندہ کتنی مرتبہ چھپے گا۔ مگر اس کے نقش اول کی شان جداگانہ اور امتیازی رنگ رکھتی ہے۔ ہم نے "الفضل" کے اس خطبہ نمبر کی ایک ہزار کاپی زائد چھپوائی ہے۔ اس میں اس غلطی کی اصلاح بھی کر دی گئی ہے۔ جو سہواً خطبہ نمبر میں ہو گئی تھی۔ اور اب اس پرچہ کو مستقل طور پر حفاظت سے رکھنے کے لئے اس کے ساتھ کوئی زائد چٹ یا ضمیمہ چسپاں کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ پس جو دوست "الفضل" کے مستقل خریدار ہیں۔ وہ بھی اگر اسے منگائیں۔ تو یہ ان کی ایک ضرورت کو پورا کرے گا۔ ان کے علاوہ ہر احمدی گھرانے میں یہ پرچہ ضرور ہونا چاہیئے۔ بچوں۔ عورتوں۔ نوجوانوں اور بوڑھوں غرض ہر فرد جماعت کو اس کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ اور وقتاً فوقتاً مطالعہ کرتے رہنا چاہیئے۔ بڑی بڑی جماعتوں کے احباب کو مل کر پرچے منگا لینے چاہئیں اس کی قیمت اس وقت مع محصول ڈاک دو آنے ہے۔ مینجر صاحب "الفضل" کو یا مہتمم نشر و اشاعت کو جتنے پرچے مطلوب ہوں لکھا جائے۔

مہتمم نشر و اشاعت نظارت دعوۃ و تبلیغ

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

۱۲۴۳۱ منکہ اللہ دتہ ولد محمد الدین صاحب قوم جٹ ورک پیشہ زمیندارہ عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن علی پور چک ۶ حال ہر دو سدہل مسلمان ڈاک خانہ کالا خطائی ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۱۲/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں۔ کیونکہ میرے والد صاحب بفضل تعالےٰ زندہ ہیں۔ میری آمد اسوقت اندازاً ایک ہزار روپیہ ششماہی ہے۔ اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں نیز آئندہ آمد کی کمی بیشی کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور جو جائیداد آئندہ بناؤنگا۔ اس کی اطلاع دیتا رہونگا۔ اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر جو جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ اللہ دتہ بقلم خود۔ گواہ شد:۔ بقلم خود محمد الدین علی پور چک ۶۔ گواہ شد:۔ بقلم خود عبداللہ سکرٹری جماعت احمدیہ کھاریاں۔

۱۲۶۹۱ منکہ غلام مصطفےٰ ولد محمد عبداللہ صاحب قوم کشمیری وائیں پیشہ تجارت عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن تلیجہ کلاں ڈاک خانہ خاص ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۱/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت جائیداد سکنی اراضی خرید کردہ از قادیان ۷ مرلہ ۴ سرساہی محلہ دارالسعۃ میں موجود ہے۔ جس کی قیمت ۔/۲۲۲ نقد ادا کر چکا ہوں۔ اور میری ماہوار آمد مبلغ ۔/۱۵ روپے ہے۔ ان ہر دو پر میں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اور اپنی ماہوار آمد کی کمی بیشی کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دیتا رہونگا اور میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ غلام مصطفےٰ پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ تلیجہ کلاں۔ گواہ شد:۔ چوہدری دین محمد تلیجہ کلاں۔ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ غلام احمد ارشد انسپکٹر بیت المال۔

۱۲۶۹۸ منکہ عزیز بیگم زوجہ مولوی جلال الدین صاحب قوم کشمیری۔ عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۴ء ساکن صدر بازار سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۱/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں اپنا مہر خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ اور کوئی منقولہ جائیداد میرے پاس نہیں ہے۔ البتہ میری ملکیت اراضی موازی ساٹھ کنال چاہی و بارانی ہے۔ جو کہ بٹائی پر دی ہوئی ہے۔ اسکی بازاری قیمت اندازاً دو ہزار روپیہ ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اراضی مذکورہ موضع منڈیالہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ میں واقعہ ہے۔ اگر میں حصہ وصیت کردہ کی رقم اپنی زندگی میں ادا کر دوں تو فبہا۔ ورنہ میرے مرنے کے بعد میرے ورثاء ادا کر دینگے۔ اور آمد فصل معین نہیں ہے۔ ہر دو فصل کے موقع پر قیمت شمار کر کے ۱/۱۰ حصہ ادا کر دیا کرونگی۔ علاوہ ازیں میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد میری ملکیت ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ:۔ عزیز بیگم موصیہ نشان انگوٹھا گواہ شد:۔ نذیر احمد پسر موصیہ۔ گواہ شد جلال الدین خاوند موصیہ۔ گواہ شد:۔ علی محمد صحابی و موصی۔

۱۲۱۸۱ منکہ محمد موسیٰ خان ولد حاجی فتح محمد صاحب قوم بھٹی پیشہ زراعت عمر ۵۵ سال پیدائشی احمدی ساکن بستی رنداں ڈاک خانہ کرہ چھنڈا ضلع ڈیرہ غازیخان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۱۱/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ اسکے دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔

نو کنال اراضی کل ہے۔ اس میں سے دو حصہ دریا برد ہے۔ ایک حصہ دریا برد نہیں ہے۔ اسکی موجودہ قیمت دو سو بیس روپے ہے۔

اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کیوقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میرے مرنے پر اگر کوئی قرضہ ہو اس جائیداد سے منہا کیا جائے گا۔ اور چندہ ہر سال فصل ربیع پر ادا کرتا رہونگا۔

العبد:۔ محمد موسیٰ موصی۔ گواہ شد:۔ غلام علی۔ گواہ شد:۔ عبدالقدوس۔ کاتب الحروف عبدالرحمٰن خان

۱۲۴۳۲ منکہ بصرہ بیوہ رحیم ڈنہ صاحب مرحوم قوم مسن عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۴ء ساکن مسن قبر ڈاک خانہ باڈھ تحصیل ڈگری ضلع لاڑکانہ سندھ۔ میری جائیداد اسوقت ایک جریب اراضی ہے۔ اور سکنی زمین اور مکان میں آٹھواں حصہ ہے۔ جو مجھے اپنے خاوند مرحوم سے وراثت میں ملی ہے۔ جس کی قیمت جملہ مبلغ دو صد روپیہ ہے۔ اس دو صد روپیہ کی جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر میری کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد وفات کے وقت ثابت ہو جائے۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان حقدار ہوگی۔ میں مندرجہ بالا جائیداد کا ۱/۱۰ حصہ اپنی زندگی میں ہی ادا کرونگی بشرط حیات۔ لیکن اگر میں نے ادا نہ کیا۔ تو میرے ورثاء اس حصہ کی ادائیگی کے پابند ہوں گے۔ جو میرے ذمہ باقی ہے۔ الامتہ:۔ بصرہ موصیہ نشان انگوٹھا گواہ شد:۔ حکیم ملک میر افغان۔ گواہ شد:۔ اللہ جوڑیا خاں نشان انگوٹھا۔

۱۲۴۳۴ منکہ بشیر احمد ولد چوہدری حسن محمد صاحب قوم سندھو جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت مارچ ۱۹۲۶ء ساکن لدھیکے اونچے ڈاکخانہ خاص ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ ۱۲/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے والد صاحب بفضل خدا حیات ہیں۔ اور وہی تمام جائیداد کے مالک ہیں۔ میری ذاتی کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں۔ بندہ کو اس وقت مبلغ ۔/۸۲ روپے ماہوار تنخواہ مع الاؤنس مہنگائی و سائیکل الاؤنس ملتے ہیں۔ اس رقم کے دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ جو جائیداد میں پیدا کروں گا۔ یا حاصل کرونگا۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی وصیت شمار ہوگی۔ میری وفات کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک متصور ہوگی۔ العبد:۔ بشیر احمد ٹیکسیشن سب انسپکٹر محمد نگر میو روڈ لاہور۔ گواہ شد:۔ محمد عبداللہ بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ ٹیچر سنٹرل ماڈل سکول لاہور۔ گواہ شد:۔ سلطان عالم قریشی موصی محمد نگر لاہور۔

۱۲۶۷۱ منکہ عنایتاں بیگم بیوہ بابو محمد اسحق صاحب قوم کشمیری عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن لودی ننگل ڈاک خانہ فتح گڑھ ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳ ۱/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اسوقت کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میں اپنے بچوں کا گذارہ سیونگ مشین سے کرتی ہوں اور اوسط ماہوار آمد ۔/۱۵ روپیہ ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرا حق مہر خاوند کے ذمہ ۔/۵۰۰ روپے تھا جو کہ اپنے خاوند کی زندگی میں ہی معاف کر دیا تھا۔ زیورات کوئی نہیں۔ اور میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ:۔ عنایتاں بیگم موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ منظور احمد دکاندار لودی ننگل۔

گواہ شد:۔ غلام احمد ارشد انسپکٹر بیت المال

واشنگٹن ۳ فروری - پریذیڈنٹ روز ویلٹ نے پریس کانفرنس میں کہا۔ کہ اتحادی جاپانیوں کو برما - ملایا اور جاوا وغیرہ سے نکال کر ٹوکیو پہنچنے کا ارادہ رکھتے ہیں جزائر مارشل میں اسوقت جنگ کی حالت اچھی ہے۔ مگر دشمن کی مخالفت بہت ہے۔ اس حملہ میں زبردست بحری فوجیں حصہ لے رہی ہیں۔ مسٹر روز ویلٹ نے یہ بھی کہا کہ اتحادی قیدیوں پر جاپانیوں کے مظالم کے متعلق حال ہی میں جو انکشافات ہوئے ہیں ان کے لئے جاپانی ذمہ وار ہیں۔ اتحادی انکا سُراغ لگائیں گے۔

لنڈن ۳ فروری - نیو یارک ٹائمز کے نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ امریکن گورنمنٹ امریکہ کے سرمایہ سے مشرق وسطیٰ میں تیل کے کارخانے قائم کرنے والی ہے یہ سکیم تیل کی صنعت کی تاریخ میں ایک بہت بڑا اقدام ثابت ہوگی۔ یہ کام جلدی شروع ہو جائے گا۔ لیکن اسے پایہ تکمیل تک پہنچنے کے لئے دو سال کا عرصہ درکار ہوگا

لاہور ۳ فروری - معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ کوئلہ کی کمی کی وجہ سے نارتھ ویسٹرن ریلوے نے ہندوستان کے شمالی حصہ میں ۱۰ مسافر گاڑیاں آج بند کر دی ہیں۔ اس اقدام سے پنجاب۔ سندھ - دہلی اور فرنٹیر کے صوبوں پر اثر ہوگا۔

لنڈن ۳ فروری - وزارت بحر نے اعلان کیا ہے کہ ۳۱ دسمبر تک اتحادی بیڑے نے ڈبکنی کشتیوں - ہوائی جہازوں اور سرنگوں کے ذریعے محوریوں کے ایک کروڑ ۵۶ لاکھ ٹن کے تجارتی جہاز ڈبو چکے ہیں۔ ان میں جاپانی بیڑے کا نقصان شامل نہیں۔

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

بیت المقدس ۳ فروری - پہلا پرتگالی جہاز بحیرہ روم سے بخیر و عافیت سفر کرنے کے بعد حیفا پہنچ گیا ہے۔ یہ جہاز لزبن سے نو سو یہودی پناہ گزینوں کو لے کر چلا تھا۔ غیر جانبدار ملک کا یہ پہلا جہاز ہے جس نے بحیرہ روم کا سفر کسی جنگی جہاز کی مدد کے بغیر طے کیا۔

ماسکو ۳ فروری - رائٹر کی اطلاع ہے کہ ماسکو ریڈیو نے یہ خبر نشر کی ہے کہ سوویٹ لیڈر ایم مولوٹوف نے سپریم سوویٹ کونسل میں تقریر کرتے ہوئے یہ تجویز پیش کی۔ کہ سوویٹ یونین کی جمہوریتیں بیرونی ملکوں کے ساتھ آزادانہ تعلقات قائم کر سکتی ہیں۔ اسی طرح ایم مولوٹوف نے تجویز پیش کی۔ کہ ہر سوویٹ جمہوریت ایک آزادانہ فوج رکھ سکتی ہے۔ اور اب انہیں یہ اختیار بھی دیا جاتا ہے۔ کہ وہ اگر چاہیں تو بیرونی حکومتوں سے آزادانہ طور پر تعلقات استوار کر لیں۔ ایم مولوٹوف نے خارجی مسائل پر توجہ کرتے ہوئے کہا کہ کبھی وہ زمانہ تھا کہ باہر کی حکومتیں ہمیں نظر انداز کر رہی تھیں۔ اور ہم سے تعلقات استوار کرنا نہیں چاہتی تھیں۔ مگر اب یہ زمانہ آگیا ہے کہ ہم سے تعلقات استوار کرنے کی خواہش کر رہی ہیں۔ جنگ کے دوران میں بھی سوویٹ روس کے تعلقات دوسری بیرونی حکومتوں سے استوار ہو گئے ہیں۔ جنگ ہی کے زمانہ میں ہم نے امریکہ اور برطانیہ سے تعلقات پیدا کئے۔ بلکہ گہری دوستی پیدا کر لی۔ سوویٹ یونین - برطانیہ اور امریکہ کی سرپرستی میں جرمنی کو شکست دینے کے لئے ایک مضبوط جماعت قائم ہو گئی ہے۔

ماسکو ۳ فروری - ماسکو ریڈیو کی اطلاع ہے کہ نکومی شیور نک کو سپریم سوویٹ روس کا ڈپٹی پریذیڈنٹ چنا گیا ہے۔

لاہور ۳ فروری - گورنمنٹ پنجاب نے ڈیفنس آف انڈیا رولز کی دفعہ ۲۶ کے ۲۵ نظر بندوں کی رہائی کے احکام جاری کر دیئے ہیں۔ اور ۱۵ اور نظر بندوں کی رہائی کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ مگر ابھی تک ان کی رہائی کے احکام جاری نہیں ہوئے۔

لاہور ۳ فروری - پریس کانفرنس میں سول سپلائز سکرٹری گورنمنٹ پنجاب اور ڈائرکٹر سول سپلائز نے بتلایا کہ اب دوسرے صوبوں سے اناج کی وہ مانگ نہیں رہی جو پہلے تھی۔ حکومت نے برآمد کی غرض سے جس قدر غلہ خریدنا تھا - وہ خرید چکی ہے۔ نیز بنگال کے لئے جس قدر کوٹا مقرر ہوا تھا۔ وہ بھی خریدا جا چکا ہے۔

نئی دہلی ۳ فروری - ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ گورنر جنرل نے مسٹر امرناتھ بھنڈاری آئی سی - ایس ڈسٹرکٹ و سیشن جج کو جو آجکل لیگل ریممبرنسر اور پنجاب لیجسلیٹو ڈیپارٹمنٹ پنجاب اسمبلی کے سیکرٹری ہیں۔ مسٹر جسٹس منرو کی جگہ جو رخصت پر گئے ہیں لاہور ہائی کورٹ کا جج مقرر کیا ہے۔

شملہ ۳ فروری - گورنر برما نے ایک ڈنر میں کہا کہ ہٹلر کے یورپ پر حملہ کرنے کے لیئے بہت بڑی فوجیں اور جنگی بحری جہاز اکٹھے کئے جا رہے ہیں۔ دوسری طرف ٹوجو کے ایشیا پر آخری حملہ کے لئے بھی فوجوں کا اجتماع کیا جا رہا ہے۔

لاہور ۳ فروری - پنجاب کے ہندوؤں کے مفاد کی حفاظت کے لئے پنجاب ہندو جیلنس بورڈ قائم کیا گیا ہے۔ جس میں بخشی سر ٹیک چند راجا نریندر ناتھ اور رائے بہادر رام سرندار وغیرہ ہیں۔ سر بخشی ٹیک چند کو چیئرمین چنا گیا ہے۔

لنڈن ۳ فروری - پچھلے جنگ کے دوران میں انگلستان کی عدالتوں میں تین چار ہزار سالانہ کے درمیان طلاقیں ہوا کرتی تھیں۔ مگر اب ان کی تعداد ۱۲ ہزار سالانہ تک پہنچ گئی ہے۔ پچھلی صدی کے خاتمہ تک یہ تعداد ساڑھے سات سو سالانہ سے زیادہ نہ تھی۔ آجکل عدالتوں میں طلاقوں کی بھرمار ہو رہی ہے۔

لنڈن ۳ فروری - چھ مہینے پہلے عرب فیڈریشن کے متعلق جو گفتگو شروع ہوئی تھی۔ وہ اس حد تک کامیاب ہو گئی ہے کہ مصر اور لبنان میں معاہدہ ہو گیا ہے۔ اور باقی عرب کے ساتھ بات چیت جاری ہے۔ جو لوگ کوشش کر رہے ہیں۔ وہ بڑے فیڈریشن کے حامی ہیں۔ جس میں مصر۔ شام۔ لبنان۔ عراق۔ ٹرانس جورڈن۔ فلسطین۔ سعودی عرب اور یمن شامل ہیں۔ اس میں کل آبادی ۳ کروڑ ہے۔ جس میں ۱۰ لاکھ غیر مسلم ہیں۔

دہلی ۳ فروری - اراکان کے مورچے سے ہندوستانی فوج کے ایک افسر نے اطلاع دی ہے کہ کئی دن کی لڑائی کے بعد ٹینڈو کے علاقہ کو دشمن سے بالکل صاف کر لیا گیا ہے۔ مانگڈا اور بوتھیڈانگ کے علاقہ سے بھی دشمن کو بھگا دیا گیا ہے۔

واشنگٹن ۳ فروری - مارشل کے جزیرہ میں امریکن فوجیں اور آگے بڑھ گئی ہیں۔ اور انہوں نے سب سے بڑے ہوائی جہازوں کے میدان پر پاؤں جما لئے ہیں۔ اب اسکی ضروری مرمت کر رہے ہیں۔ جس کے بعد وہاں سے دشمن پر حملے کئے جائیں گے۔

لنڈن ۳ فروری - اٹلی میں پانچویں فوج کے مورچہ پر گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ یمنڈ کے کنارے کے مورچے اور آگے بڑھا لئے گئے ہیں۔ کیسینو کے شمال میں پانچویں فوج کے دستے اور آگے بڑھ گئے ہیں۔

ماسکو ۳ فروری - روسی دستے لینن گراڈ کے مغرب کی طرف بڑھتے ہوئے ناروا شہر کے قریب پہنچ گئے ہیں اور اسکے ایک بازو کو گھیر لیا ہے۔ دوسری روسی فوج بوگا کے باہر کی بستیوں میں جا گھسی ہے